البقرة : 244

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(اور تم اللہ کی راہ میں لڑو)

اِس آیت کی وجہ یہ ہے بعض علماء نے کہا کہ پچھلی آیت اللّٰہ کے راستے میں لڑنے کے بارے میں تھی نہ کہ طاعون کے بارے میں تھی۔
مکی دور میں جنگ کرنے سے روکا گیا تھا۔ چونکہ یہ سورت مدنی ہے۔ مدینہ میں جنگ کی اجازت دی گئی۔ حالانکہ مکی دور میں مسلمانوں پر کئی ظلم ہوئے کیونکہ وہ مسلمان تھے۔ مسلمانوں کو تڑپا تڑپا کر قتل کیا جا رہا تھا۔ شدید تکلیفوں اور ظلم کے باوجود لڑنے سے منع کیا گیا۔ لیکن جب مدینہ میں مسلمانوں کی ایک ریاست قائم ہوئی، لوگوں کی تعداد بڑھ گئی اور وسائل بھی آگئے پھر جنگ کا حکم دیا گیا۔ مدینہ میں جانے کے بعد بھی دشمن بار بار پیچھے آ رہے تھے۔ امن نہیں تھا۔ اسلیے جنگ کی اجازت دی گئی
قتال کا مقصد فساد پھیلانا نہ ہو اور نہ ہی مالِ غنیمت حاصل کرنا اور نہ ہی اپنی بہادری دکھانا بلکہ قتال کا مقصد اللّٰہ کا کلمہ بلند کرنا ہو۔
جہاد کبھی فرضِ عین (سبھی کو جہاد میں شامل ہونا لازم ہوتا ہے) اور کبھی فرضِ کفایہ (سبھی کو جہاد میں شامل ہونا لازم نہیں ہوتا بلکہ چند لوگ اگر شامل ہو جائے تو کفایت کر جائیگا) ہوتا ہے۔
یہ حالات کی مناسبت سے ہوتا ہے۔ جیسے غزوہ بدر میں نبی ﷺ نے سبھی کو نکلنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جبکہ جنگ تبوک میں سبھی کو جنگ میں شامل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(اور جان لو کہ بے شک اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے)

ریاکاری یا کسی دوسری نیت سے قتال نہ کرو بلکہ اللّٰہ کے لیے کرو۔ اور یاد رکھو! اللّٰہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ اگر کوئی صرف زبان سے ہی کہتا ہے کہ میں اللّٰہ کے لیے جنگ میں شریک ہوں تو اسے بھی اللّٰہ خوب سن رہا ہے اور اگر نیت کچھ اور ہو تو اُسے بھی اللّٰہ جانتا ہے۔
اور جہاد سے روکنے کے لیے دوسروں سے جو باتیں کرتے ہو وہ بھی سنتا ہے۔ جو بھی اللّٰہ کے لیے جنگ میں حصہ لے گا اُسے بھی جانتا ہے
اللّٰہ کے اِن صفات **سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ** میں ترغیب بھی ہے اور ترہیب بھی ہے۔ ترغیب یعنی رغبت دلانا۔ انسانوں کو نیکی کے کاموں میں رغبت دلائی گئی ہے کہ اللّٰہ سُن رہا ہے اور جانتا ہے۔
اِس سے انسان کے اندر نیکی کے کام کرنے کا شوق بڑھتا ہے۔
ترہیب یعنی خوف دلانا۔ انسان کو گناہ کی بات کرنے سے یا غلط نیت رکھنے سے خوف آئیگا۔ اُسے خوف آئیگا کہ میں اگر کسی اور سے بھی کوئی بات کر رہا ہوں تب بھی اللّٰہ سن رہا ہے اور جانتا بھی ہے۔
یہ احساس انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔